ہر حال میں سچی شہادت دو

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت

قریباً ہر زمانہ۔ اور ہر قوم میں شہادت کا معاملہ نہایت اہم اور نہایت نازک چلا آیا ہے۔ ایک طرف تو اس کو یہ اہمیت حاصل ہے۔ کہ افراد۔ اور حکومتوں کے حقوق بیشتر طور پر شہادت کی بناء پر تصفیہ پاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس مسئلہ کو یہ نزاکت حاصل ہے۔ کہ اکثر لوگ کسی نہ کسی غرض۔ یا کسی نہ کسی وجہ سے متاثر ہو کر شہادت کے معاملہ میں کمزوری دکھاتے ہیں۔ اور سچی شہادت کو چھپا کر یا بدل کر معاملہ کو کچھ کی کچھ صورت دے دیتے ہیں۔

شہادت کے متعلق تفصیلی ہدایات

اسی لئے اسلام نے جو دنیا میں صداقت کا سب سے بڑا حامی ہے۔ شہادت کے متعلق تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ یعنی ایک طرف تو اس نے حکومت کو یہ متنبہ کیا ہے۔ کہ صرف ثقہ اور صادق و عادل گواہوں کی شہادت قبول کی جائے۔ اور دوسری طرف شہادت دینے والوں کو اس نے یہ تاکیدی ہدایت دی ہے۔ کہ وہ کسی صورت میں بھی سچی شہادت پر پردہ نہ ڈالیں۔ بلکہ خواہ ان کی شہادت کا اثر ان کے کسی قریب ترین عزیز پر پڑتا ہو۔ یا کسی دوست پر پڑتا ہو۔ یا خود ان کی ذات پر پڑتا ہو۔ وہ ہر حال سچی سچی شہادت دیں۔ اور کسی دشمن کی دشمنی کی وجہ سے بھی اپنی شہادت کو حق و صداقت سے منحرف نہ ہونے دیں۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے:۔

۱۔ ولا یأب الشھداء اذا ما دعوا (بقرہ رکوع ۳۹) یعنی جن گواہوں کو شہادت کے لئے بلایا جائے انہیں انکار کا حق نہیں ہے۔ بلکہ بلانے پر بلا تامل حاضر ہونا چاہیئے۔

۲۔ ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ اٰثم قلبہ (بقرہ رکوع ۳۹) یعنی اے مسلمانو تم کسی صورت میں بھی گواہی کو چھپایا نہ کرو۔ اور جو شخص سچی گواہی کو چھپائے گا۔ اس کا دل گناہ گار ہو جائے گا۔ جس سے سارے جسم میں گناہ کا زہر پھیل جائے گا۔ کیونکہ دل سے ہی سارے جسم میں خون پہونچتا ہے۔

۳۔ یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للّٰہ ولو علےٰ انفسکم او الوالدین والاقربین (سورۃ نساء رکوع ۲۰) یعنی اے مومنو! تم دنیا میں عدل و انصاف کے قائم کرنے کے درپے رہو۔ اور خدا کی خاطر ہمیشہ سچی شہادت دیا کرو۔ خواہ تمہیں خود اپنے نفس کے خلاف شہادت دینی پڑے۔ یا اپنے والدین کے خلاف دینی پڑے۔ یا دوسرے عزیزوں اور دوستوں کے خلاف دینی پڑے۔

۴۔ والذین لا یشھدون الزور (سورۃ فرقان رکوع ۶) یعنی سچے مومن وہ ہیں۔ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

۵۔ ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (مائدہ رکوع ۲) یعنی اے مسلمانو! چاہیئے کہ تمہیں کسی فریق کی دشمنی اس بات پر آمادہ نہ کرے۔ کہ تم اس کے معاملہ میں عدل و انصاف کو چھوڑ دو۔ بلکہ تمہیں چاہیئے۔ کہ ہر حال میں عدل و انصاف سے کام لو۔ کیونکہ یہی تقوےٰ کا تقاضا ہے۔

شہادت کو خراب کرنے والی باتیں

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں شہادت کو خراب کرنے والی چار باتیں ہیں:۔

اول۔ بے جا محبت۔

دوم۔ بے جا عداوت۔

سوم۔ بے جا لالچ۔

چہارم۔ بے جا ڈر۔

یعنی کبھی تو انسان کسی عزیز یا دوست کی بے جا محبت کی وجہ سے اپنی شہادت کو بدل دیتا ہے۔ اور کبھی کسی دشمن کی بے جا عداوت سے متاثر ہو کر اپنی شہادت میں جھوٹ کو راہ دے دیتا ہے۔ اور کبھی کسی لالچ کے اثر کے نیچے آکر حق کو چھپانے کا طریق اختیار کرتا ہے۔ اور کبھی کسی کے ڈر کی وجہ سے صداقت پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ ان چار موجبات کے علاوہ دنیا میں شہادت کو خراب کرنے کا اور کوئی باعث نہیں ہے۔ یعنی شہادت کے معاملہ میں سارا فساد انہی چار جذبات کے بے جا استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً زید اپنے ایک دوست یا عزیز کے مقدمہ میں بطور گواہ بلایا جاتا ہے۔ اور عدالت کے سامنے جا کر اس دوست۔ یا عزیز کی محبت کی وجہ سے جھوٹی گواہی دے آتا ہے۔ یا بکر اپنے کسی دشمن کے مقدمہ میں عدالت کی طرف سے یا فریق مخالف کی طرف سے۔ یا بعض اوقات خود دشمن کی طرف سے بطور گواہ بلایا جاتا ہے۔ اور وہ دشمن کو نقصان پہونچانے کے لئے محض عداوت کے طور پر حق کو چھپا کر کچھ کا کچھ کہہ آتا ہے۔

یا عمر کو خود اپنا ایک مقدمہ درپیش ہے۔ اور اس مقدمہ میں اس کی اپنی گواہی ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے مفاد کو محفوظ کرنے کے لئے محض لالچ کے طور پر حق پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ یا خالد کسی دوسرے کے مقدمہ میں بطور گواہ کے پیش ہوتا ہے۔ اور وہ محض اس لئے کہ میرے کسی افسر کی طرف سے مجھے نقصان نہ پہونچے یا کوئی بڑا شخص مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ جھوٹ بول کر صداقت کو چھپا دیتا ہے۔

مکروہ قسم کا جھوٹ

یہ سارے نظارے ہر روز سینکڑوں ہزاروں بلکہ شائد لاکھوں کی تعداد میں ملک کی عدالتوں میں پیش آتے ہیں۔ اور اس مکروہ قسم کے جھوٹ میں کم وبیش ملک کا ہر طبقہ ملوث نظر آتا ہے زمیندار، تاجر۔ قارض مقروض۔ افسر ماتحت شہری۔ دیہاتی۔ امیر غریب۔ جاہل تعلیم یافتہ پیشہ ور ملازم۔ حتیٰ کہ دنیا دار اور بظاہر دین دار سمجھے جانے والے سب کے سب الاماشاء اللہ اس گند میں مبتلا ہیں۔ اور مسلمان جنہیں اس معاملہ میں سب سے زیادہ واضح اور سب سے زیادہ تاکیدی تعلیم دی گئی تھی۔ وہ بھی دوسروں کی طرح اس مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ بلکہ شائد ان سے بھی بڑھ کر کیونکہ جب ایک سچا آدمی صداقت کو چھوڑتا ہے۔ تو وہ عموماً دوسروں سے بھی ایک قدم آگے نکل جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اس گند سے بہت حد تک بچی ہوئی ہے۔ اور اس میں بیشمار ایسے نمونے نظر آتے ہیں۔ کہ لوگوں نے اپنا یا اپنے عزیزوں کا نقصان کر کے دشمنوں کے حق میں سچی گواہی دی ہے اور افسروں یا با اثر لوگوں کی ناراضگی کی قطعاً پرواہ نہیں کی۔ مگر بدقسمتی سے شاذ کے طور پر بعض مثالیں ان میں بھی ایسی پیدا ہو رہی ہیں۔ کہ کسی کی محبت یا عداوت کی وجہ سے حق پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔

میں مانتا ہوں۔ کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ گواہ اپنی طرف سے سچ کہہ رہا ہوتا ہے۔ مگر واقع میں اس کا بیان غلط ہوتا ہے۔ لیکن وہ اپنے غفلت کے پردہ میں اپنی غلطی کو سمجھتا نہیں۔ مگر غور کیا جائے۔ تو اس کی ذمہ داری بھی اسی پر عائد ہوتی ہے۔ کہ کیوں اس نے اپنے آپ کو چوکس رکھ کر جھوٹی گواہی سے نہیں بچایا۔ یا بعض اوقات یہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ صرف جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ حق کو چھپانا یا ذومعنیین قسم کے الفاظ کہہ کر صداقت پر پردہ ڈالدینا گناہ نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک خطرناک دھوکا ہے۔ کیونکہ اسلامی تعلیم کی رو سے شہادت میں حق کو چھپانا بھی ویسا ہی جرم ہے۔ جیسا کہ جھوٹ بولنا۔

احتیاط سے کام لینا چاہیئے

پس ہمارے دوستوں کو اس معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیئے اور ہر ایسے موقعہ پر استغفار کرتے ہوئے عدالت کے سامنے کھڑے ہونا چاہیئے۔ تاکہ کوئی جذبہ محبت یا عداوت یا لالچ یا ڈر انہیں صداقت کے رستہ سے منحرف نہ کر سکے۔ بے شک وہ دشمن جس نے ہر حال میں عداوت کی ٹھانی ہوئی ہو۔ ہم پر پھر بھی اعتراض کرے گا۔ مگر ہم خدا کے روبرو ضرور سرخرو ہوں گے۔

مصری صاحب کا اعتراض

مجھے یاد ہے کہ جب کچھ عرصہ ہوا میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے ایک مقدمہ میں عدالت کے بلانے پر بطور گواہ پیش ہوا۔ تو میں یہ دعا کرتا ہوا اندر گیا تھا۔ کہ خدایا مصری صاحب اس وقت ہمارے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ تو مجھے توفیق عطا کر کہ ان کے متعلق بھی میرے مونہہ سے سوائے کلمہ حق کے اور کچھ نہ نکلے۔ اور میری شہادت میں کوئی بات صداقت کے خلاف یا اسے چھپانے والی نہ ہو۔

اور میں اس وقت دل میں بار بار یہ آیت پڑھ رہا تھا۔ کہ لا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ

مگر باوجود اس کے میں سنتا ہوں۔ کہ مصری صاحب نے میری گواہی کے متعلق کسی مجلس میں یہ کہا ہے۔ کہ گو اس نے اکثر باتوں میں سچ بولا ہے۔ مگر بعض جھوٹی باتیں بھی کہہ گیا ہے۔ میں ان کے اعتراض کو تو حوالہ بخدا کرتا ہوں۔ مگر بہر حال میں جماعت کے دوستوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ شہادت کے معاملہ میں اپنے معیار صداقت کو بلند کر کے عین اسلامی تعلیم کے منشاء کے مطابق بنائیں۔ اور ہمیشہ دوستی دشمنی کے جذبات سے بالکل الگ ہو کر سچی سچی گواہی دیا کریں۔

کسی کے حق میں ظالم نہ بنو

مگر اس جگہ ایک احتیاط کی طرف اشارہ کر دینا ضروری ہے۔ بعض اوقات بعض لوگ شہادت کے معاملہ میں حد سے زیادہ احتیاط کا طریق اختیار کرتے ہوئے اس قدر حساس ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ اس بات کے شوق میں کہ دشمن کے حق میں بھی بالکل سچی بات کہنی ہے بعض اوقات نادانستہ طور پر دوست کے حق میں ظلم کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اور دشمن کو بچاتے ہوئے نادانستہ طور پر دوست کے خلاف جھوٹ بول جاتے ہیں۔ ایسا بھی نہیں چاہیئے۔ بلکہ مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنے کلام کے ترازو کو عین صداقت کے نکتہ پر قائم رکھے۔ یعنی نہ تو دشمن کے حق میں ظالم بنے اور نہ دوست کے حق میں۔ بلکہ دوست کے حق میں ظالم بننا دوہرا گناہ ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ صداقت کے شوق میں بعض لوگ بلا پوچھے ایک لاتعلق بات بیان کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ بھی اعصابی کمزوری یا باتونی پن کا ایک نتیجہ ہے۔ اور بسا اوقات فتنہ کا باعث ہوتا ہے۔ اسلام ہمیں یہ حکم نہیں دیتا کہ تم افسر یا عدالت کے سامنے بغیر سوال کے لاتعلق قصے شروع کرو۔ بلکہ وہ صرف یہ چاہتا ہے۔ کہ جو بات پوچھی جائے۔ وہ اس حد تک کہ جس حد تک پوچھی گئی ہے۔ بلا کم وکاست سچ سچ بیان کر دی جائے اور غلط بیانی اور ناواجب پردہ داری سے بچا جائے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست جن کو ہر بات میں اعلےٰ ترین نمونہ قائم کرنا چاہیئے۔ اپنی گواہیوں میں اسلامی معیار کے مطابق پورا اترنے کی کوشش کریں گے۔ خصوصاً زمینداروں کو شہادت کے معاملہ میں بڑی اصلاح کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ اکثر اوقات محبت و عداوت کے جذبات میں بہہ کر دانستہ یا نادانستہ جھوٹ کے حامی ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کا حافظ وناصر ہو۔ اور ہمیں اپنی رضا کے رستوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے شیخ مصری پر مقدمۂ غبن

گورداسپور یکم مارچ ۱۹۳۸ء جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بحیثیت ناظر بیت المال شیخ عبدالرحمٰن مصری پر غبن اور خیانت مجرمانہ کے دو مقدمات دائر کر رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک کی سماعت آج ہونی تھی۔ استغاثہ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے حضرت میر محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور بہت سے دیگر گواہ موجود تھے لیکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب جن کی عدالت میں یہ مقدمات ہیں۔ آج کسی وجہ سے تشریف نہ لائے۔ اس لئے مقدمہ بغیر کسی کارروائی کے ۱۴ مارچ پر ملتوی ہوگیا۔

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کا اقرار

کہ

"اس وقت مذہب کی اصل رُوح صرف قادیانی جماعت میں ہے"

اور

"یہ رُوح اللہ کے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی"

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین نے اپنے خطبہ میں جن حسرتوں اور ارمانوں کا اظہار فرمایا ہے۔ ان میں اہل بصیرت کے لئے بہت سا عبرت کا سامان پایا جاتا ہے۔ کاش ہمارے لاہوری دوست اپنے "واجب الاطاعت" امام کے الفاظ پر ہی غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ حق کس طرف ہے:۔

اس خطبہ میں مولوی محمد علی صاحب قربانی کے متعلق ایک بات بطور اصل کے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خوب یاد رکھیں۔ کہ قربانی کی رُوح اللہ کے ساتھ تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی" (پیغام صلح جلد ۲۶ - نمبر ۱۱)

اس کے بعد عام مسلمانوں کے متعلق جن میں اپنے آپ کو بھی شامل کرتے ہیں کہتے ہیں:۔

"اس میں شک نہیں۔ اسلام نے قربانی کی جو ظاہری شکل رکھی ہے۔ مسلمان اس پر ضرور عمل کرتے ہیں۔ اس روز ہزاروں لاکھوں بکروں اور دوسرے جانوروں کے گلے پر چھری پھر جاتی ہے .... مسلمان عید کی خوشی بھی مناتے ہیں۔ جانوروں کو ذبح بھی کرتے ہیں۔ گوشت بھی تقسیم کرتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں۔ لیکن قربانی کی رُوح مسلمانوں میں مفقود ہے اور رُوح کے نہ ہونے سے قوم مرتی چلی جا رہی ہے۔ جب تک قربانی کی رُوح کسی قوم میں پیدا نہ ہو سب چیزیں بیکار ہیں۔ لاکھ حکومت قائم کرلو۔ نظام قائم کرلو کچھ نہیں ہوتا۔ زندہ رکھنے والی، ترقی دینے والی چیز یہی قربانی کی رُوح ہے۔ قربانی کی رُوح تعلق باللہ کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی اس زمانہ میں مسلمانوں میں کتنے بڑے بڑے آدمی اُٹھے۔ لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔ قوم وہیں کی وہیں ہے۔ بلکہ روز پستی کی طرف جا رہی ہے۔ اقبال کو ہی لے لیجئے۔ یہ درست ہے۔ کہ ان کے اشعار میں جادو ہے۔ لوگ ان کے اشعار سُن کر وجد میں آجاتے ہیں۔ لیکن اُن سے کتنے آدمیوں میں زندگی پیدا ہوئی۔ اس کا جواب نفی میں ہے۔ قوم اسی طرح سوئی پڑی ہے بے شک خود غور کرلو۔ کسی سے پوچھ لو۔ خود ڈاکٹر سر اقبال سے پوچھ لو۔ قوم کے اندر بڑے بڑے لوگ اُٹھے۔ لیکن وہ قربانی کی رُوح پیدا نہیں کرسکے۔ آخر اس کی کیا وجہ؟ خوب یاد رکھیں۔ کہ قربانی کی رُوح اللہ کے ساتھ تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی"

(گویا ان لوگوں میں چونکہ تعلق باللہ نہ تھا۔ وہ کامیاب نہ ہوسکے)

اس کے بعد خصوصیت سے اپنی پارٹی کا ذکر کرکے کہتے ہیں:۔

"افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ ہماری جماعت کے اندر بھی اشاعت اسلام کا احساس اس قوت سے موجود نہیں۔ جس قوت سے حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) چاہتے تھے۔ سادی سیدھی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم میں قربانی کی رُوح بھی پُوری طرح پیدا نہیں ہُوئی"

"ہماری تو یہ حالت ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی اپیل کی تھی۔ کہ اپنی آمدنیوں میں سے ایک آنہ روپیہ چندہ ماہوار دیا کرو۔ کیا معمولی سی بات ہے۔ آمدنی کا سولہواں حصہ راہِ خدا پر .... اس کے دین کی نصرت واشاعت کے لئے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن ہم میں سے کئی ایک ہیں۔ جنہیں اسکی بھی توفیق نہیں ملتی۔ جو دوست پچاس سال کی عمر سے گزر چکے ہیں۔ میں اُن سے خاص طور پر کہوں گا .... اگر تم قربانی اور ایثار سے کام لو۔ تو اس سے تمہاری قوم زندہ ہو جائے گی"

"مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کئی دوست ایسے ہیں۔ جن کے مکانات اس مسجد کے قریب ہیں۔ لیکن اس کے باوجود پانچ وقت نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتے۔ گھروں پر بے شک وہ نماز پڑھتے ہوں گے۔ لیکن آخر مسجد خدا کا گھر ہے۔ اس میں آؤ۔ اس کی رونق بڑھانے میں حصہ لو۔ اور نماز باجماعت کی اہمیت کو فراموش نہ کرو"

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدیہ بلڈنگس والے اپنے حضرت امام کے پیچھے نماز بھی ادا کرنا پسند نہیں کرتے:۔

"افسوس کہ بعض اوقات درس میں نہایت بے رونقی کا منظر دکھائی دیتا ہے"

"قومی فیصلہ کی پابندی کرنی چاہیئے اور ذاتی خیالات کو اس پر قربان کردینا چاہیئے۔ لیکن کئی دوست اس اصول کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ یہ بات قومی نقصان کا موجب ہوتی ہے۔ اس طرح قوم کو نقصان نہ پہنچاؤ"

"کئی مرتبہ ایک نیک اور ضروری کام کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو بعض دوست لکھدیتے ہیں۔ کہ ہمیں اس پر شرح صدر نہیں۔ اگر کسی کو خدا کے کام اور نام پر شرح صدر نہیں۔ تو یہ ایک افسوس کی بات ہے۔ اس پر مجھے کیوں لکھتے ہو۔ خدا کے آگے روؤ"

"تمہارے پاس ہوتا ہے۔ لیکن تم خدا کے راستہ پر۔ اس کے دین کی نُصرت واشاعت کے لئے دینا نہیں چاہتے۔ تمہارے دلوں میں مال کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی بخل ہے۔ دعا کرو یہ بیماری دُور ہو جائے"

یہ جو کچھ مولوی محمد علی صاحب نے کہا ہے اپنی پارٹی کے لوگوں کے متعلق کہا ہے۔ اور انہیں حق ہے۔ کہ اپنے ساتھیوں اور ہم خیالوں میں جو نقائص دیکھیں۔ ان کے ازالہ کے لئے جو صورت مناسب سمجھیں۔ اختیار کریں۔ اس بارے میں ان کے خلاف نہ صرف کسی کو کوئی اعتراض کرنے کا حق نہیں۔ بلکہ ان کی جرأت اور صاف گوئی کی داد دینی پڑتی ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر قابل تعریف بات یہ ہے کہ انہوں نے جماعت احمدیہ قادیان میں وہ رُوح تسلیم کی ہے۔ جو تعلق باللہ کے سوا پیدا ہی نہیں ہوسکتی۔ اور اس بات کا اعتراف انہوں نے اس وقت کیا ہے جبکہ اپنی پارٹی کو اور تمام دیگر مسلمانوں کو اس سے کلیتہً محروم سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ذرا قادیانی جماعت کی طرف دیکھئے۔ عام مسلمانوں کے سامنے اس کی تعداد کس قدر قلیل ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی خلافت کی جوبلی پر تین لاکھ روپے جمع کرنے کا عزم کیا ہے۔ اور امید ہے۔ یہ رقم جمع کر بھی لیں گے۔ چھوڑ دیجئے ان کی غلط کاریوں اور غلو کو لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ اس جماعت کے اندر قربانی کی رُوح موجود ہے۔ اور یہ رُوح مجدد وقت کی ہی پیدا کی ہُوئی ہے"

جب مولوی محمد علی صاحب ایسے انسان کو بھی یہ اعتراف ہے۔ کہ اسوقت مذہب کی اصل رُوح صرف قادیانی جماعت میں ہے اور یہ رُوح اللہ تعالیٰ کے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی۔ تو یہ بات بالکل صاف ہوگئی۔ کہ جماعت احمدیہ ہی دُنیا میں وہ اکیلی جماعت ہے جس کا خدا تعالیٰ سے صحیح تعلق ہے۔ اور یہ تعلق اس وقت تک صحیح نہیں ہوسکتا جب تک عقائد اور اعمال درست

شیخ مصری کی زہدت و حیا کی حقیقت

(۱)

اللہ! اللہ! کس قدر اعتماد ہے شیخ مصری صاحب کو ان آوارہ منش افراد کی باتوں پر جن کی اخلاقی و روحانی پستی زبان زد خلائق ہے۔ اور جن کے اطوار و عادات مصری صاحب کی اخلاقی و روحانی حالت کے متعلق ان لوگوں پر کوئی خوشگوار اثر نہیں ڈالتے جنہیں یہ معلوم ہو۔ کہ وہ ان دنوں ایسے لوگوں کی صحبت و رفاقت میں وقت گزار رہے ہیں ؛

کبھی وہ دن تھے۔ جب انہیں علم و عرفان کے چشموں سے واسطہ پڑتا۔ اور جب انہیں زہد و اتقاء کے مجسموں سے ہمکلام ہونا نصیب ہوتا۔ ہاں کبھی وہ دن بھی تھے۔ جب انہیں مقدس مسیح کی پاک صحبت میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوتا۔ جہاں نکاتِ معرفت و محبت الٰہی کے چشمے پھوٹتے تھے۔ پھر وہ دن بھی آیا۔ جب خدا کا پیارا مسیح تو اس جہاں سے کوچ کر گیا۔ لیکن شیخ مصری صاحب کی خوش بدبختی کے کچھ دن ابھی باقی تھے۔ وہ اس مقدس نبی کے پاک صحابہ کی صحبت میں بیٹھنے لگے۔ جہاں پیارے مسیح کی پیاری باتوں کے اکثر اذکار رہتے جو ان کے لئے روحانی غذا مہیا کرتے کبھی وہ ان مجالس سے اٹھ کے ایسی مجالس میں جا بیٹھتے۔ جہاں دنیوی علوم کا چرچا ہوتا۔ اور زمانۂ حال کی مختلف تھیوریوں پر گفتگو ہوتی۔ جس سے وہ ذہنی غذا لیتے۔ غرضکہ اسی طرح خوش بختی کے دن گزرتے گئے۔ یہاں تک کہ انہیں وہ دن دیکھنا پڑا۔ جب کہ انہوں نے بے یار و مددگار ہو کے دور ـــ آبادی سے دور ـــ ویرانے میں جا ڈیرا ڈالا۔ وہاں وہ پہلے جیسی مجالس علم و عرفان کہاں ؟ مگر بشریت کا اقتضاء ہے۔ کہ انسان زیادہ عرصہ تنہا نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ انہوں نے کچھ عرصہ بعد سوسائٹی کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔ پاکوں سے تو بگاڑ چکے تھے۔ ان سے اب کیسے ملتے۔ مجبوراً ان لوگوں سے رشتہ جوڑا جن کا علمی شغل واضح اور جن کی روحانی پستی عیاں تھی۔ وہ دنوں مصروف گفتگو رہتے اور راتیں بیداری میں گزارتے۔ کس قدر معارف روحانیہ ان مجالس میں بیان ہوتے ہوں گے۔ ہزلیات سے فارغ ہو کے کبھی خلافت کو زیر بحث لایا جاتا ہوگا کبھی نظام سلسلہ کو۔ اور لازماً کبھی نبوت بھی زیر بحث آتی ہوگی۔ ابتداءً وہ ایسے جلیسوں کی صحبت سے متوحش ضرور ہوتے ہوں گے۔ لیکن رفتہ رفتہ انہی مجالس سے مانوس ہو گئے۔ اور انہی سے حظ اٹھانے لگے۔ روحانیت بتدریج کم ہوتی گئی۔ اور دل زنگ آلود ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ انہیں وہ دن دیکھنا پڑا۔ جبکہ خزاں زدہ پتہ کی طرح ٹوٹ کر علیحدہ ہو گئے ؛

مجھے رحم آتا ہے ان پر۔ ان کے دل کی کیا حالت ہوتی ہوگی۔ اس وقت جبکہ انہیں گزشتہ خوش بختی کے ایام ہاں وہ ایام جنہیں انہیں ہر قسم کی روحانی و ذہنی غذائیں میسر تھیں یاد آتے ہوں گے۔ پھر وہ ان دنوں کا مقابلہ شومئ قسمت کے ان ایام سے کرتے ہوں گے۔ جبکہ رفقاء کی باتوں سے نہ ان کی دنیوی علوم کی پیاس بجھتی ہوگی۔ اور نہ دینی کی ؛

(۲)

میں نفسیاتی تجزیہ میں اصل مدعا سے دور نکل گیا۔ میں یہ کہہ رہا تھا۔ کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو ان لوگوں سے شنیدہ باتوں پر کتنا یقین ہے۔ جو کسی کی ناک کٹوانے کی خاطر خود اپنی ناک کٹوا لیتے ہیں۔ اور کسی کو ذلیل کرنے کی خاطر خود ذلیل ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی اخلاقی پستی کے متعلق کسے شبہ ہو سکتا ہے۔ شیخ مصری صاحب ان اخلاق باختہ اشخاص کی باتوں پر یقین کر کے مطہر و مقدس امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے خلافت سے دستبردار ہو جانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یا للعجب

کیا شیخ مصری کے نزدیک خدا تعالےٰ کی حیثیت ان بدطینت لوگوں جتنی بھی نہیں اور ان کے نزدیک یہ پست اخلاق جلیس جنہیں روحانیت سے دور کا بھی علاقہ نہیں۔ خدا تعالےٰ سے بھی زیادہ ثقہ اور لائق اعتبار ہیں۔ ایک طرف یہ لوگ جن کے نزدیک صداقت و دیانت کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ لاکھوں کے مقدس مطاع کو مطعون کر رہے ہیں۔ اور ان کے متعلق نہایت گندے الزامات تراش رہے ہیں مگر دوسری طرف خدا تعالےٰ ہاں وہ بزرگ و برتر خدا جو سب صادقوں سے زیادہ سچا ہے۔ سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اپنے پیارے مسیح سے فرماتا ہے۔

"وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

"وجیہ اور پاک لڑکا"۔ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا۔ انی معک یا ابن رسول اللہ"

خدا تعالےٰ نے سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق "پاک" کا لفظ فرمایا۔ لیکن شیخ مصری صاحب کے رفیقوں نے اس کے الٹ کہا۔ شیخ صاحب نے خدا تعالےٰ کی بات رد کرتے ہوئے اپنے رفقاء کی بات کو صحیح تسلیم کر لیا۔ گویا نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے ان لوگوں کو سچا قرار دیا ؛

خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ "قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ لیکن مصری صاحب خدا تعالےٰ کے ارشاد کو جھٹلاتے ہوئے اپنے جلیسوں کو سچا قرار دے رہے اور کہہ رہے ہیں۔ کہ :-

"قومیں ان سے برکت نہیں پائیں گی۔ اس لئے انہیں معزول کر دینا چاہیئے"

کیا۔ وہ شخص جو خدا تعالےٰ کی باتوں کو اس طرح بنظر استخفاف دیکھے۔ اور اس کے بالمقابل گندوں سے ملوث انسانوں کی بے بنیاد اور جھوٹی باتوں کو قابل وقعت سمجھے۔ اس میں روحانیت کا ذرہ بھی ہو سکتا ہے۔؟

یقیناً ہر وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے کلام پر ایمان رکھتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دعوے میں صادق و راستباز تسلیم کرتا ہے۔ اور جو آپ کی تعلیم سے سرمو انحراف کرنا موجب سلب ایمان سمجھتا ہے وہ شیخ مصری کو اس کے تمام ان دعاوی میں جو وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلاف رکھتا ہے۔ جھوٹا سمجھے گا۔ اور کہے گا۔ کہ حق وہی ہے۔ جس کی خدا نے شہادت دی۔ کیونکہ خدا عالم الغیب ہے۔ اور یہ بالکل ناممکن ہے۔ کہ وہ کوئی ایسی بات کہے جو خلاف واقعہ ہو ؛

خالد بی۔ اے آنرز

حُجّاج بیت اللہ سے خطاب

یہ مضمون بطور ٹریکٹ چھپواکر سکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی نے حج سے واپس آنے والے احباب میں تقسیم کیا۔

پیارے خدا کے مقدس گھر کے خوش نصیب زائرو! حج کعبہ کے لئے آپ کا جانا اور اس سعادت سے بہرہ اندوز ہو کر واپس آنا آپ کو مبارک ہو۔ مکہ معظمہ کی وادی بے آب وگیاہ تھی۔ وہ خطۂ زمین بنجر ویران تھا۔ خدا کا اولین گھر بے نام ونشان ہو چکا تھا۔ کہ مشیت ایزدی سے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کی قربانی بر روئے کار آئی۔ اللہ تعالےٰ نے ہمارے آقا حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے جد امجد سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ صدیقہ علیہا السلام کی پیش کش کو نوازا۔ خدا کی راہ میں ان فنا ہونے والے مقدسوں کو ابدی زندگی بخشی۔ ان کے اور ان کی نسل کے ذریعہ اپنے قدیمی گھر کو آباد کرنے کا وعدہ فرمایا۔ وہ عجیب سماں تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اکلوتے کو اس کی ماں کی گود میں اس چٹیل میدان میں چھوڑ کر سوئے فلسطین روانہ ہوئے۔ اور جب وہ بچہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی امیدوں کا آماجگاہ جوان ہونے کو تھا۔ تو وہ اس کے گلے پر چھری پھیرنے کے لئے مستعد ہو گئے۔ سیدہ ہاجرہؑ یہ سب کچھ دیکھتی تھیں۔ مگر خدا کی قضاء پر راضی اور اس کے حکم کی تعمیل کے لئے کلیتہً آمادہ تھیں یہ قربانی عدیم المثال ہے۔ اس قربانی کا ہر جزء اور اس منزل کا ہر مرحلہ عام انسانوں کے بدن میں کپکپی پیدا کرنے والا اور سچے مومنوں کے دلوں میں عشق ربانی کی چنگاری بھڑکانے والا ہے۔

پیارے بھائیو! حضرت ابراہیمؑ فوت ہو گئے۔ مگر ان کا نام اور ان کا کام زندہ جاوید ہے۔ حضرت اسمٰعیل اس دنیا سے رحلت کر گئے۔ مگر رہتی دنیا تک ان کی قربانی قوموں کو زندہ کرتی رہیگی۔ حضرت ہاجرہؑ پر موت آگئی۔ مگر ہاجرہؑ صدیقہ کی پیش کش ہمیشہ کیلئے انسانوں کو خدا کے راستہ میں ایثار وفدائیت کا سبق دیتی رہیگی۔ پس وہ مقدس انسان زندہ ہیں اور زندہ رہینگے۔ ان کی زندگی کا گواہ آسمان ہے۔ ان کی زندگی کی گواہ حجاز کی پُر رونق زمین ہے۔ ان کی زندگی کے گواہ تم سب ہو۔ جو ابھی ابھی بیت اللہ کے حج سے واپس لوٹے ہو۔ ہزاروں برس سے حجاج کے قافلے ان کی زندگی کے گواہ تھے اور تاقیامت عبادتِ حج بجالانیوالا ہر سچا مسلم ان کی زندگی پر گواہ رہیگا۔ زمین کے چپہ چپہ پر یہ گواہ پیدا ہوتے رہینگے۔

ہزاروں سال پہلے سیدنا ابراہیم اور ان کے فرزند کی قربانی خاموش قربانی تھی۔ مگر ربّ السمٰوٰت والارضین کا فیصلہ تھا کہ اس قربانی کا چرچا ہو۔ اس کا ذکر ہو۔ اکنافِ عالم میں ابراہیم علیہ السلام اور اس کی ذریت کو بے نظیر عظمت سے یاد کیا جائے۔ تا دنیا کے گوشہ گوشہ میں شمعِ حق کے پروانے پیدا ہوں۔ خدائی قربان گاہ پر قربان ہونے والے مرد۔ قربان ہونیوالی عورتیں۔ قربان ہونے والے بچے پیدا ہوں۔ کیونکہ انہی زندہ شہیدوں سے نامِ حق روشن ہوتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔

معزز بھائیو! حج عاشقانہ عبادت ہے۔ جذبۂ قربانی کو مکمل کرنے والی عبادت ہے۔ ہزاروں انسان ننگے سر ننگے پاؤں میدانِ عرفات میں کفن پہنے لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ کا نعرہ بلند کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کی اس آواز کو قبول کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ جو اس نے ابتداء آفرینش سے نبیوں کی معرفت انسانوں کی بھلائی کی خاطر ان تک پہونچائی۔ منیٰ کے مقام پر ہزاروں انسان جانوروں کے گلے پر چھری پھیر کر اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنی انانیت اور نفسانیت کو خدا کے حکم کے مطابق کچل کر رکھدینگے۔ کس قدر پُر کیف اور ایمان افروز نظارہ ہے۔ وہ نظارہ روزِ محشر کو یاد دلاتا ہے۔ اور انسانی قلب میں بے انتہا رقت پیدا کرنے والا اور اس کے جذباتِ محبت کو بے قابو کر دینے والا ہے۔ سچ مچ حقیقی حج کرنے سے سب گناہ دھل جاتے ہیں۔ اور انسان کا دل صاف اور سفید کپڑے کی طرح پاک ہو جاتا ہے۔ وہ بدیوں کی کینچلی کو پرے پھینک کر بالکل نیا انسان بن جاتا ہے۔ اس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ وہ خدا کی آواز سننے کا شیدا رہتا ہے۔ اور اس کی ہر آواز پر حج کے وقت اپنے عہد کو یاد کرکے لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہتا ہوا دوڑتا ہے۔ وہ اپنی نفسانیت اور اپنے علم کے غرور کے باعث خدائی پکار کو ٹھکراتا نہیں۔ بلکہ اس کے حکم کے آگے پوری طرح سرنگوں ہو جاتا ہے کیا ہی مبارک یہ حج ہے اور کیا ہی خوش قسمت وہ انسان ہیں جنہیں یہ حج نصیب ہو۔

پیارے بھائیو! کون جانتا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سا غریب الدیار انسان دنیا میں اسقدر عظمت سے یاد کیا جائیگا۔ اس کے خاندان کو اس قدر بزرگی حاصل ہوگی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ملک عراق کے شہر اُور والوں کو اس عظمت کا علم ہوتا تو وہ حضرت ابراہیم کو وہاں سے نکالنے کی بجائے اس کے غلام بن جاتے۔ اسی طرح اگر فلسطین یا مصر کے باشندوں کو آنے والی بزرگی پر مطلع کیا جاتا۔ تو وہ اس کی چاکری کو باعثِ فخر سمجھتے مگر ہر چیز کی شناخت اپنے وقت پر ہوتی ہے۔ خوش نصیب ہے وہ جو ماضی کے حالات سے سبق حاصل کرے۔ اور آئندہ ٹھوکروں سے بچ جائے۔

قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ جب حضرتؑ ابراہیم علیہ السلام اپنی آزمائش میں کامیاب ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے کہا۔ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ کہ میں تجھکو لوگوں کا امام بناؤں گا لوگ تجھے اسوہ قرار دینگے۔ حضرت ابراہیم نے عرض کی وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ۔ کہ میری اولاد میں بھی ایسے امام تاقیامت ہوتے رہیں۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ ہاں میں یہ عہد تیرے اور تیری نسل کیلئے باندھتا ہوں۔ لیکن ظالموں کے لئے میرا یہ وعدہ نہیں۔

پس ذریت ابراہیمؑ میں ابراہیمی امامت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور جاری رہیگا اور ایسے اماموں کی آواز پر لبیک کہنا درحقیقت حضرت ابراہیمؑ کی نداء کو قبول کرنا ہے۔ اور پھر حضرت ابراہیمؑ کی آواز کو ماننا دراصل اللہ تعالےٰ کے حکم کو قبول کرنا ہے۔ سواے دے تمام بھائیو! جو ابھی ابھی خدا کے مقدس ترین گھر کے پاس لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کا اقرار کرکے آئے ہو۔ میں آپ کو محبت بھرے دل کے ساتھ یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ ابراہیمی وعدوں۔ قرآنی بشارتوں اور احادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ کی اصلاح کیلئے اور اسلام کو از سر نو دنیا میں قائم کرنے کیلئے اللہ تعالےٰ نے حضرت **میرزا غلام احمد** صاحب قادیانی علیہ السلام کو عین صدی کے سر پر مبعوث فرمایا ہے خدا کا فرستادہ اکنافِ عالم میں سے ابراہیمی پرندوں کو جمع کرنے کیلئے آواز دے رہا ہے۔ وہ سب کو اسلامی لشکر میں شامل ہونے کیلئے بلا رہا ہے مبارک ہیں۔ وہ جو خدا کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسے قبول کرتے ہیں۔

پیارے بھائیو! ایک نیکی دوسری نیکی کی توفیق دیتی ہے۔ آپ میرے اس محبت بھرے پیغام کو بے التفاتی سے ٹھکرا نہ دیں آپ دنیا کی حالت پر نگاہ فرمائیں۔ آپ گہری نظر سے مسلمان کہلانے والوں کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ آپ کو ماننا پڑے گا۔ کہ سچ مچ آسمانی مصلح کے آنے کا یہی زمانہ ہے۔ آپ غیر مسلموں کے اسلام پر حملوں کا جائزہ لیں۔ ان کی مخالفانہ سرگرمیوں کو دیکھیں آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ محافظِ اسلام کے مبعوث ہونے کا یہی وقت ہے یقیناً یہ آواز خدا کی آواز ہے۔ آپ یہ کہکر انکار نہ کردیں۔ کہ کیا قادیان کے ایک شخص پر یہ فیض ہو سکتا ہے۔ جیسا اُور کے رہنے والوں نے کہا۔ جیسا ناصرہ بستی کے لوگوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں کہا کیونکہ خدا کے فضلوں کا کوئی انتہا نہیں اور کوئی انسان بھی خدا کی آواز پر لبیک کہنے سے مستغنی نہیں وہ امیر ہو یا غریب شاہ ہو یا گدا۔ عالم ہو یا ان پڑھ سیاہ ہو یا سفید سب کا فرض ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ہر آواز کو قبول کریں۔

بالآخر میں پھر ایک مرتبہ آپ کو حج سے واپسی پر مبارکباد عرض کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کی اس تازہ آواز پر بھی جو شان قرآن پاک کے اظہار کے لئے بلند ہوئی ہے۔ لبیک کہنے کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔ المشتہر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی

نتیجہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۳۵ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان منعقدہ ماہ نومبر ۱۹۳۵ء میں مندرجہ ذیل امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ جو امیدوار پاس نہیں ہو سکے۔ ان کے اسماء درج نہیں کئے گئے۔ پاس ہونے والے احباب اپنی ولدیت اور وطن سے اطلاع دیں تاکہ سندات جاری کی جا سکیں۔

نمبر شمار	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
۱	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ	۵۷/۱۰۰
۲	بابو مختار احمد ایاز صاحب کوئٹہ	۶۳
۳	بابو ناظر حسین صاحب "	۵۰
۴	" محمد یوسف صاحب "	۶۶
۵	" محمد اسحٰق صاحب عابد "	۶۵
۶	بشیر احمد صاحب ایم۔اے "	۸۳
۷	ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب پاک پٹن	۶۸
۸	مولوی محمد افضل صاحب قریشی قادیان	۷۰
۹	محمد شمس الدین صاحب کلکتہ	۵۴
۱۰	سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو وزیر محمد صاحب قادیان	۶۲
۱۱	عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد ایوب صاحب "	۶۶
۱۲	محمد اشرف صاحب گجراتی حال "	۷۵
۱۳	شبیر احمد صاحب بدیوانی "	۳۴
۱۴	جلال الدین صاحب مہمان خانہ "	۴۸
۱۵	عبد القدوس صاحب میڈیکل کالج علیگڈھ	۵۲
۱۶	محمد خان صاحب " " "	۵۴
۱۷	مولا بخش صاحب " " "	۹۳
۱۸	کلیم اللہ صاحب قادیان جامعہ احمدیہ	۷۲
۱۹	سید اعجاز احمد صاحب " "	۶۵
۲۰	آمنہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب قادیان	۸۷
۲۱	فاطمہ خاتون صاحبہ بنت " "	۶۸
۲۲	محمد شفیع صاحب سلیم گجراتی "	۶۰
۲۳	شمس الدین صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان	۶۳
۲۴	عطاء اللہ صاحب مدرسہ احمدیہ	۵۵
۳۵	صلاح الدین صاحب ابن پیر اکبر علی صاحب فیروزپور	۷۲
۲۶	محمد ابراہیم صاحب اٹھوالوی قادیان	۷۳
۲۷	غلام رسول صاحب گجراتی "	۵۱
۲۸	محمد بدر الحسن صاحب سیکھوں "	۵۵
۲۹	ماسٹر شیر عالم صاحب ہیڈ ماسٹر پاڑیانوالی	۶۳
۳۰	غلام احمد صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان	۸۶
۳۱	محمد یوسف صاحب جامعہ احمدیہ "	۷۶
۳۲	محمد اسمٰعیل صاحب اٹرپوری مدرسہ احمدیہ "	۷۴
۳۳	محمد ابراہیم صاحب مدرسہ احمدیہ "	۵۶
۳۴	محمد سرور شاہ صاحب علی گڑھ "	۷۶
۳۵	عبد الواحد صاحب میرٹھی دہلی	۴۴
۳۶	عبد الکریم صاحب جامعہ احمدیہ قادیان	۶۰
۳۷	اے۔ ایس صاحب سیالکوٹ	۷۵
۳۸	عبد الرحمٰن صاحب گوجرانوالہ	۴۸
۳۹	محمد شریف صاحب سرگودہا	۷۵
۴۰	بشیر احمد صاحب منیر مدرسہ احمدیہ قادیان	۵۴
۴۱	مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبد العزیز صاحب قادیان	۷۷
۴۲	سید عباس بخاری صاحب پشاور شہر	۸۵
۴۳	چودہری غلام رسول صاحب لاہور	۷۵
۴۴	ملک عطاء الرحمٰن صاحب "	۷۱
۴۵	عصمت علی صاحب دہلی	۷۰
۴۶	محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ دختر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب قادیان	۷۹
۴۷	فضل الدین صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان	۶۴
۴۸	صدر الدین صاحب جامعہ احمدیہ "	۷۹
۴۹	محمد لقمان صاحب حیدرآباد دکن	۶۰
۵۰	ملک برکت اللہ خان صاحب کوئٹہ	۹۰
۵۱	سید عبد الرحیم خان صاحب "	۴۶
۵۲	عبد المجید خان صاحب "	۴۶
۵۳	محمد احسن صاحب قریشی قادیان	۷۳

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تبلیغی پروگرام

نظارت تبلیغ کے زیر انتظام مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل اور گیانی واحد حسین صاحب مندرجہ ذیل تاریخوں میں ضلع جالندھر اور ہوشیارپور کی جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ ان مبلغین کی آمد سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔

تاریخ	مقام	مدت
۵ مارچ ۱۹۳۸ء	بہرام	ایک دن
۶-۷ مارچ	لیگری	دو دن
۸ مارچ	مکند پور	ایک دن
۹-۱۰ مارچ	بنگہ و کھاجوں	دو دن
۱۱-۱۲ مارچ	کریام - کریہہ	دو دن
۱۳-۱۴-۱۵ مارچ	کریم پور - بہرسیاں - لنگڑوعہ - راہوں	تین دن
۱۶-۱۷ مارچ	پنام	دو دن
۱۸-۱۹ مارچ	سڑوعہ - بیگم پور	دو دن
۲۰ مارچ	بیرم پور	ایک دن
۲۱-۲۲ مارچ	گنگنہ - بلاچور	دو دن
۲۳-۲۴-۲۵ مارچ	کاٹھ گڑھ - رائے پور - مٹون	تین دن
۲۶ مارچ	واپسی برائے دارالامان	

اعلان

ایسے دوست جنکے ہاں A.C. بجلی ہے۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ بجلی کے ہر قسم کے سامان کیلئے خواہ وہ کسی کمپنی کا ہو۔ ہماری ساتھ خط و کتابت کریں ہم انشاء اللہ تعالےٰ انہیں سستی سے سستی قیمت پر مہیا کر دیں گے۔

ہم جاپان والوں سے میز کے پنکھوں کے متعلق خط و کتابت کر رہے ہیں جو دوست جاپانی میز کے پنکھے خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ ہمیں ابھی سے اطلاع دیدیں۔ نیز دس روپے پیشگی ساتھ بھجوا دیں۔ تاکہ ہم مناسب تعداد منگوا لیں۔

جنرل سروس کمپنی قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بنگئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲؎)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں بھی مبتلا ہے۔ تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ علامہ مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کر سکتے ہیں۔ بحمد للہ یہ دواخانہ رحمانی سنہ ۱۹۰۱ء سے حضرت علامہ ممدوح کی اجازت و مشورہ سے قائم شدہ ہے۔ اور ان دنوں بسر پرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی سے کام کر رہا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہیں۔ ۔۔ ٹکٹ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جنکے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کیلئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یک مشت خرید کرنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ دیجائیگی

پتہ:۔ **عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان۔**

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ

ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲؎۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں

شادی ہوگئی ——— آپ جو چیز چاہتے ہیں ——— وہ یہ ہے

مُفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھایئے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرایئے۔ نہایت ہی مقوی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران۔ ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس اور مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤساء امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور ہو ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشہ دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لکھنؤ ۲۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بینا لال آئی۔سی۔ایس کمشنر الہ آباد ڈویژن کو مسٹر سی ڈبلیو گائن کی جگہ یو۔پی گورنمنٹ کا چیف سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے مسٹر گائن ۲ مارچ کو رخصت پر جا رہے ہیں یو پی میں مسٹر بینا لال دوسرے شخص ہیں جو اس عہدے پر مقرر ہوئے ہیں۔ پہلے مسٹر جگدیش پرشاد بھی اس عہدے پر رہ چکے ہیں۔

لکھنؤ ۲۸ فروری۔ آج ڈاکٹر کاٹجو وزیر محکمہ انصاف نے ان سیاسی قیدیوں سے جیل میں ملاقات کی۔ جن کی رہائی ایک دو دن میں ہونے والی ہے۔

پشاور ۲۸ فروری مسٹر اکبر علی خان ممبر سرحد کو جو میران شاہ میں زیر دفعہ ۲۱ فرنٹیئر ریگولیشن گرفتار کئے گئے تھے رہا کر دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۲۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ سوشلسٹ لیڈر مسٹر سمپورنانند کو پنڈت پیارے لال کی جگہ وزیر بنایا جائے۔

پشاور ۲۸ فروری۔ مردان کے مسلم دیہاتی حلقوں کے انتخاب کا اعلان ہو گیا ہے۔ کانگرسی امیدوار کامدار خان کو ۲۸۳۷ اور مسلم لیگ کے امیدوار ضیاء الدین کو ۷۹۰ ووٹ ملے۔ اسی طرح کانگرسی امیدوار الہ داد خان کو ۴۶۳۰ اور مسلم لیگ کے امیدوار شاہ پسند خان کو ۱۸۹ ووٹ ملے۔

پشاور ۲۸ فروری۔ ۲۶ فروری کی رات کو ڈاکوؤں کی ایک پارٹی نے بنوں کے نزدیک میریان پولیس سٹیشن کا محاصرہ کر لیا اور آٹھ گولیاں چلائیں۔ پولیس والوں نے بھی جواب میں پستول سے چند گولیاں چلائیں جن سے ڈاکو بھاگ گئے۔

پشاور ۲۸ فروری۔ کل شنکر سنگھ نامی ایک سکھ پر نہر کے قریب ایک پٹھان نے قاتلانہ حملہ کیا۔ جس سے وہ سخت مجروح ہوا اور اسی وقت مر گیا۔ شنکر سنگھ ایک ۲۴ سالہ نوجوان تھا۔ اور ضلع کانگڑہ کا رہنے والا بیان کیا جاتا ہے۔ مبینہ قاتل نے قتل کے بعد بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن لکشمی داس کانسٹیبل نے اسے بڑی بہادری سے گرفتار کر لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس پٹھان کا بیان قلمبند کیا گیا ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ اس نے اقبال جرم کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ گورنر جنرل نے مرکزی اسمبلی میں غیر سرکاری ریزولیوشنوں پر بحث کرنے کے لئے ۸ اپریل کا دن مقرر کیا ہے۔

احمد آباد ۲۷ فروری۔ آج بمبئی پراونشل مسلم لیگ نے ایک ریزولیوشن میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی فیڈرل سکیم پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور برطانوی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا۔ کہ اس سکیم کو نافذ نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ ہندوستان کے لوگوں کے لئے بالعموم اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً نقصان دہ ہے۔

ناگپور ۲۸ فروری۔ جیل سدھار کے سلسلہ میں سی پی گورنمنٹ کے زیر غور جو تجاویز ہیں۔ ان میں سے ایک اہم ترین تجویز کو عنقریب قانونی شکل دی جانے والی ہے تجویز یہ ہے کہ آئندہ سیاسی قیدیوں سے جیلوں میں امتیازی سلوک کیا جایا کرے ان کے لئے رہائش اور خوراک کا انتظام اخلاقی قیدیوں سے بالکل مختلف ہو معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس تجویز کو قانونی شکل دی جائے۔ فی الحال معاملہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

مدراس ۲۸ فروری۔ ایمپائر ایئر میل سکیم کے مطابق ہندوستان اور لنکا کے درمیان ہوائی سروس شروع ہو گئی ہے۔ پہلا جہاز آج سینٹ تھامس ماؤنٹ کے ہوائی اڈے پر ایک بج کر ۵۰ منٹ پر پہنچا۔ جہاز کے پہنچنے میں تاخیر تیز ہوا کی وجہ سے ہو گئی۔ ہوائی اڈہ پر پوسٹ ماسٹر جنرل اور دیگر افسر موجود تھے۔ اس کے بعد جہاز ۲ بج کر ۲۳ منٹ پر براستہ حیدر آباد بمبئی کو روانہ ہو گیا۔

ناگپور ۲۸ فروری۔ سی۔پی و برار موٹر و ٹیکسی ڈرائیور ایسوسی ایشن نے موٹروں کے موٹر سپرٹ اور موٹر آئل پر مجوزہ ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ۳ مارچ کو صوبہ بھر میں ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ توقع ہے کہ کھانڈ کی صنعت کے متعلق ٹیرف بورڈ کی رپورٹ عنقریب شائع ہو جائے گی۔ جونہی گورنمنٹ رپورٹ کی سفارشات کا معائنہ کرے گی۔ شوگر پروٹیکشن ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۸ فروری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں دریافت کیا گیا۔ کہ مجوزہ فیڈرل سکیم کے متعلق صوبائی حکومتوں کی رائے کو معلوم کرنے کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے کیا کارروائی کی ہے۔ ارل ونٹرٹن نے جواب دیا۔ کہ ہندوستان کی اکثر صوبائی اسمبلیوں نے جن میں تمام کانگرس صوبے شامل ہیں۔ اس امر کے ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ کہ جدید انڈیا ایکٹ کو نافذ کرنے کی بجائے برطانوی حکومت ہندوستانیوں کی نمائندہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی مدعو کرے۔ تاکہ وہ ہندوستان کے لئے آئین مرتب کرے۔ دریافت کیا گیا۔ کہ کیا اس ہمہ گیر مخالفت کے پیش نظر بہتر نہ ہو گا۔ کہ برطانوی حکومت ہندوستان پر مجوزہ فیڈرل سکیم کو ٹھونسنے کا ارادہ ترک کر دے۔ ارل ونٹرٹن نے جواب میں کہا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ہندوستان کے مستقبل آئین کو مرتب کرنے کی ذمہ دار برطانوی حکومت ہے۔

الہ آباد ۲۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ کسانوں کے علاوہ مزدوروں کو ریلیف بہم پہنچانے کا معاملہ یو۔پی گورنمنٹ کی توجہ کو مبذول کئے ہوئے ہے۔ آئندہ اجلاس میں مزدوروں کے متعلق جو بل پیش کیا جا رہا ہے